ٹوٹے ہوئے رشتوں کی بحالی

حضرت یوسف اور اُس کے بھائی

ṭūṭe hūe rishtoṅ kī bahālī. hazrat yūsuf aur us ke bhāī

A Family Restored. Hazrat Yusuf and His Brothers

by Bakhtullah

[*Zinda Kalam* 6]

(Urdu—Persian script)

© 2026 Chashma Media.

published and printed by
GWCS, New Delhi

Bible text is from UGV.

illus. R. Gunther
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-joseph-coat/;
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-joseph-dreams/;
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-joseph-potiphar/;
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-pharaoh-dream/;
https://freebibleimages.org/illustrations/ls-joseph-brothers/;
partially modified by OpenAI

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

نفرت کو جڑ سے اُکھاڑو	5
مصیبت میں وفادار رہو	9
تب برکت ملے گی	12
مصیبت میں اچھی تبدیلی ہونے دو	35
خدا بُرائی سے بھلائی پیدا کرے گا	37
توریت، پیدائش 37.38–50.47	43

ہم اِس سے کس طرح بچ سکتے ہیں کہ خاندانی رشتے ٹوٹ جائیں؟ رشتے کس طرح بحال ہو جاتے ہیں؟ حضرت یوسف کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ رشتے پھر سے کس طرح جُڑ سکتے ہیں۔ توریت میں لکھا ہے،

> یوسف اپنے باپ کو اپنے بھائیوں کی بُری حرکتوں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ یعقوب یوسف کو اپنے تمام بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ تب پیدا ہوا جب باپ بوڑھا تھا۔ اِس لئے یعقوب نے اُس کے لئے ایک خاص رنگ دار لباس بنوایا۔ جب اُس کے بھائیوں نے دیکھا کہ ہمارا باپ

یوسف کو ہم سے زیادہ پیار کرتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور ادب سے اُس سے بات نہیں کرتے تھے۔

◄ یوسف کے بھائی اُس سے کیوں نفرت کرتے تھے؟

وہ باپ کو اُن کی بُری حرکتوں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ اور ویسے باپ اُسے دوسروں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔

◄ یہ پیار کس طرح معلوم ہوتا تھا؟

اُس کے لئے رنگ دار لباس بنوانے سے۔ تب ایک اَور بات ہوئی جس سے دوسرے بھائی یوسف سے زیادہ نفرت کرنے لگے۔

یوسف نے کہا،

سنو، مَیں نے خواب دیکھا۔ ہم سب کھیت میں پُولے باندھ رہے تھے کہ میرا پُولا کھڑا ہو گیا۔ آپ کے پُولے میرے پُولے کے ارد گرد جمع ہو کر اُس کے سامنے جھک گئے۔

◄ خواب کیا تھا؟

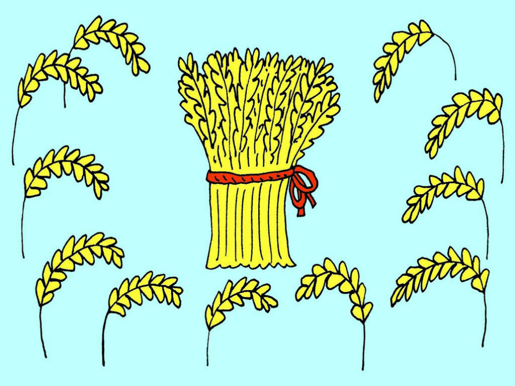

خواب میں بھائیوں کے پولے اُس کے سامنے جھک گئے۔
یوسف نے اِس طرح کا ایک اَور سپنا بھی دیکھا۔ وہ بولا،

> مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا ہے۔ اُس میں سورج، چاند اور گیارہ ستارے میرے سامنے جھک گئے۔

◄ سورج، چاند اور 11 ستارے کون تھے؟
یہ یوسف کے ماں باپ اور بھائی تھے۔
◄ دونوں خوابوں کا کیا مطلب تھا؟

یہ کہ ایک دن یوسف کے ماں باپ اور بھائی اُس کے سامنے جھک جائیں گے۔

- ◄ بہت سالوں کے بعد ایسا ہی ہوا۔ لیکن کیا یوسف کا یہ خواب سنانا مفید تھا؟

بالکل نہیں۔ اِس سے یوسف کا غرور بڑھ گیا جبکہ بھائیوں کی نفرت کو ہَوا ملی۔ صاف ظاہر ہے کہ یوسف نے اُس وقت خواب دیکھنے کی نعمت ٹھیک طرح سے استعمال نہیں کی۔ اِس سے ہم پہلا سبق سیکھتے ہیں،

نفرت کو جڑ سے اُکھاڑو

باپ نے یوسف کو زیادہ پیار کرنے سے دوسروں کی نفرت پیدا کی۔ یوسف نے آگ میں تیل ڈال کر باپ کو اُن کی بُری حرکتوں کے بارے میں بتایا۔ نہ صرف یہ، اپنے خواب سنانے سے اُس نے اُن کی نفرت مزید بڑھائی۔ ایسی حرکتوں سے کتنے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔
ایک دن یعقوب نے یوسف سے کہا،

> جا کر معلوم کر کہ تیرے بھائی اور اُن کے ساتھ کے ریوڑ خیریت سے ہیں کہ نہیں۔

تب یوسف اپنے بھائیوں کے پیچھے چلا گیا۔ لکھا ہے،

> جوں ہی یوسف اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا اُنھوں نے اُس کا رنگ دار لباس اُتار کر یوسف کو گڑھے میں پھینک دیا۔ گڑھا خالی تھا، اُس میں پانی نہیں تھا۔ پھر وہ روٹی کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔

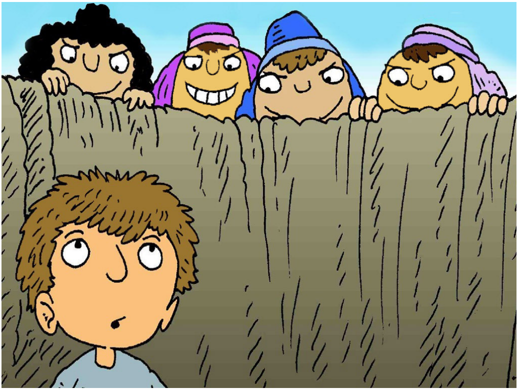

جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ نظر آیا۔ اُنہیں دیکھ کر یہوداہ بولا،

ہمیں کیا فائدہ ہے اگر اپنے بھائی کو قتل کرکے اُس کے خون کو چھپا دیں؟ آؤ، ہم اُسے اِن اسمٰعیلیوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ پھر کوئی ضرورت نہیں ہو گی کہ ہم اُسے ہاتھ لگائیں۔ آخر وہ ہمارا بھائی ہے۔

دوسرے متفق ہوئے۔ تاجر وہاں سے گزرے تو بھائیوں نے یوسف کو گڑھے سے نکال کر بیچ ڈالا۔ سفر کرتے کرتے اسمٰعیلی مصر پہنچ گئے۔ وہاں مصر کے بادشاہ کے ایک اعلیٰ افسر نے اُسے خرید لیا۔ افسر کا نام فوطی فار تھا۔

بے چارہ یوسف۔ وہ نہ صرف اپنے گھر والوں سے محروم ہو گیا تھا۔ وہ غلام بھی بن گیا تھا۔ کیا وہ غم کے مارے مر گیا؟ نہیں۔ وہ کام میں جُٹ گیا۔ جلد ہی معلوم ہونے لگا کہ وہ کام کرنے والا بندہ ہے۔ کلام اِس کی وجہ بھی بتاتا ہے۔ لکھا ہے کہ خدا یوسف کے ساتھ تھا۔ یوسف

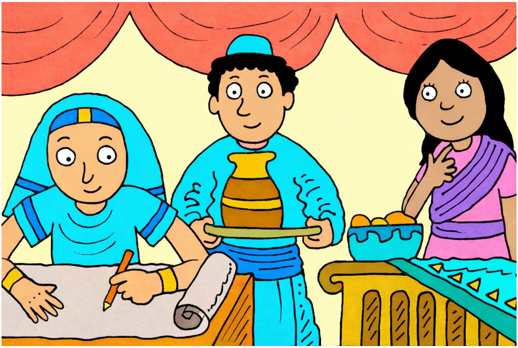

ہر کام میں اِتنا کامیاب رہا کہ آخر میں مالک نے اپنی پوری ملکیت اُس کے سپرد کی۔ لکھا ہے،

> جس وقت سے فوطی فار نے اپنے گھرانے کا انتظام اور پوری ملکیت یوسف کے سپرد کی اُس وقت سے رب نے فوطی فار کو یوسف کے سبب سے برکت دی۔ اُس کی برکت فوطی فار کی ہر چیز پر تھی، خواہ گھر میں تھی یا کھیت میں۔ فوطی فار نے اپنی ہر چیز یوسف کے ہاتھ میں چھوڑ دی۔ اور چونکہ

> یوسف سب کچھ اچھی طرح چلاتا تھا اِس لئے فوطی فار کو کھانا کھانے کے سوا کسی بھی معاملے کی فکر نہیں تھی۔

◄ **یوسف کیوں اِتنا کامیاب تھا ؟**

خدا نے اُسے برکت دی۔ اِس لئے وہ انتظام چلانے میں ماہر تھا۔ وہ اچھا مینیجر تھا۔

لیکن جلد ہی کالے کالے بادل اُس کی زندگی پر چھانے لگے۔ جب کبھی ہم کامیاب ہو جاتے ہیں تب بڑی مصیبت میں پڑنے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ ایسا یوسف کے ساتھ بھی ہوا۔ یوسف کی مصیبت سے ہم دوسرا سبق سیکھتے ہیں۔ یہ کہ

مصیبت میں وفادار رہو

لکھا ہے،

> یوسف نہایت خوب صورت آدمی تھا۔ کچھ دیر کے بعد اُس کے مالک کی بیوی کی آنکھ اُس پر لگی۔ اُس نے اُس سے کہا، "میرے ساتھ ہم بستر ہو!"

یوسف انکار کرکے کہنے لگا، "میرے مالک کو میرے سبب سے کسی معاملے کی فکر نہیں ہے۔ اُنھوں نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔ گھر کے انتظام پر اُن کا اختیار میرے اختیار سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ کے سوا اُنھوں نے کوئی بھی چیز مجھ سے باز نہیں رکھی۔ تو پھر مَیں کس طرح اِتنا غلط کام کروں؟ مَیں کس طرح اللّٰہ کا گناہ کروں؟"

◄ جب مالک کی بیوی نے یوسف کو ورغلانے کی کوشش کی تو اُس نے کیا جواب دیا؟

اُس نے جواب دیا کہ مالک نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔
مَیں کس طرح اُس کا اور خدا کا گناہ کروں؟

- ◄ اِس کے پیچھے اُس کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ وہ کیا؟

وفاداری۔ اپنے مالک اور خدا کے معاملے میں وفاداری۔

- ◄ کیا آپ اپنی ذمے داریاں وفاداری سے نبھاتے ہیں؟

لیکن کئی بار وفاداری ہی مصیبت کا باعث بن جاتی ہے۔ یوسف اپنی وفاداری کے باعث بڑی مصیبت میں پڑ گیا۔ ایک دن مالک کی بیوی نے یوسف کو اِتنا تنگ کیا کہ وہ بھاگ گیا۔ لیکن اُس کا لباس پیچھے عورت کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔ بیوی نے لباس کو مالک کو دکھایا تو اُس نے غصے ہو کر یوسف کو جیل میں ڈال دیا۔

- ◄ اُس زمانے میں مرد کو زنا کے الزام کے باعث سزائے موت دی جاتی تھی۔ مالک نے ایسا کیوں نہ کیا؟

اُس نے سوچا ہو گا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ بہر حال خدا نے یوسف کو بچائے رکھا۔ تیسرا سبق،

تب برکت ملے گی

وفادار رہو، تب برکت ملے گی۔ جو خدا کے ساتھ چلتا ہے اُسے مصیبت کے وقت بھی برکت ملتی ہے۔ لکھا ہے،

> لیکن رب یوسف کے ساتھ تھا۔ اُس نے اُس پر مہربانی کی اور اُسے قیدخانے کے داروغہ کی نظر میں مقبول کیا۔ یوسف یہاں تک مقبول ہوا کہ داروغہ نے تمام قیدیوں کو اُس کے سپرد کر کے اُسے پورا انتظام چلانے کی ذمہ داری دی۔ داروغہ کو کسی بھی معاملے کی جسے اُس نے یوسف کے سپرد کیا تھا فکر نہ رہی، کیونکہ رب یوسف کے ساتھ تھا اور اُسے ہر کام میں کامیابی بخشی۔

► **کیا یوسف جیل میں مایوس ہو کر خدا کی راہوں سے دُور ہوا؟**

نہیں۔

► **جب وہ وفادار رہا تو اُسے جیل میں کیا تجربہ ہوا؟**

وہاں بھی وہ کام میں جُٹ کر اِتنا کامیاب رہا کہ داروغے نے اُسے پورا انتظام چلانے کی ذمے داری دی۔ وہاں بھی یوسف اچھا مینجر ثابت ہوا۔

ایک دن دو نئے قیدیوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ ایک بادشاہ کا سردار ساقی تھا، دوسرا اُس کا بیکری کا انچارج۔ یوسف اُن کی بھی دیکھ بھال کرتا تھا۔ ایک صبح وہ دبے ہوئے نظر آئے۔ جب یوسف نے وجہ پوچھی تو اُنھوں نے جواب دیا،

"ہم دونوں نے خواب دیکھا ہے، اور کوئی نہیں جو ہمیں اُن کا مطلب بتائے۔"
یوسف نے کہا، "خوابوں کی تعبیر تو اللہ کا کام ہے۔ ذرا مجھے اپنے خواب تو سنائیں۔"

◄ یوسف نے خوابوں کی تعبیر کے بارے میں کیا کہا؟

اُس نے کہا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ یعنی انسان اپنی طاقت سے سپنوں کی تعبیر نہیں کر سکتا۔ جادو ٹونے سے بات نہیں بنے گی۔ خدا کا بندہ ہمیشہ جادو ٹونے سے دُور رہتا ہے۔ تب لکھا ہے،

سردار ساقی نے شروع کیا، "مَیں نے خواب میں اپنے سامنے انگور کی بیل دیکھی۔ اُس کی تین شاخیں تھیں۔ اُس کے پتے لگے، کونپلیں پھوٹ نکلیں اور انگور پک گئے۔ میرے ہاتھ میں بادشاہ کا پیالہ تھا، اور مَیں نے انگوروں کو توڑ کر یوں بھینچ دیا کہ اُن کا رس بادشاہ کے پیالے میں آ گیا۔ پھر مَیں نے پیالہ بادشاہ کو پیش کیا۔"

◄ سردار ساقی کا کیا خواب تھا؟

بیل کی تین شاخوں سے اچھے انگور پک گئے۔ ساقی نے اُن کا رس نچھوڑ کر بادشاہ کو پیش کیا۔ یہ سن کر یوسف بولا،

> تین شاخوں سے مراد تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد فرعون آپ کو بحال کر لے گا۔ [...] لیکن جب آپ بحال ہو جائیں تو میرا خیال کریں۔ مہربانی کر کے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کریں تاکہ مَیں یہاں سے رِہا ہو جاؤں۔

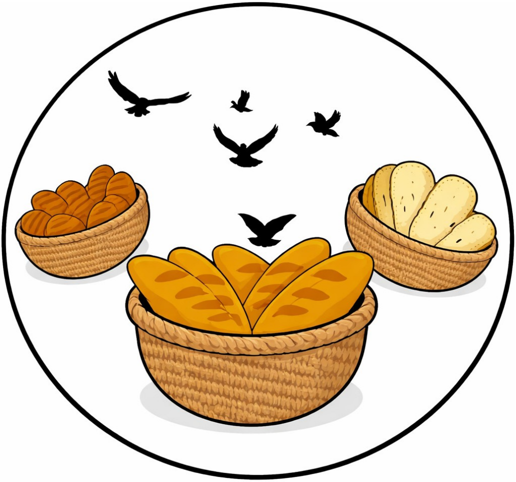

- خواب کا مطلب کیا تھا؟

بادشاہ، ساقی کو دوبارہ بحال کرے گا۔

- یوسف کو تعبیر پر اِتنا یقین تھا کہ اُس نے ساقی سے ایک درخواست کی۔ وہ کیا؟

بحال ہو کر بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کریں۔ پھر بیکری کے انچارج نے اپنا خواب سنایا۔

> مَیں نے سر پر تین ٹوکریاں اُٹھا رکھی تھیں جو بیکری کی چیزوں سے بھری ہوئی تھیں۔ سب سے اوپر والی ٹوکری میں وہ تمام چیزیں تھیں جو بادشاہ کی میز کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ لیکن پرندے آ کر اُنہیں کھا رہے تھے۔

◄ بیکری کے انچارج نے کیا سپنا دیکھا؟

اُس کے سر پر بیکری کی شاہی چیزوں سے بھری تین ٹوکریاں تھیں۔ لیکن پرندے اُن کو کھا رہے تھے۔ یہ سن کر یوسف بولا،

> تین ٹوکریوں سے مراد تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد ہی فرعون آپ کو قیدخانے سے نکال کر درخت سے لٹکا دے گا۔ پرندے آپ کی لاش کو کھا جائیں گے۔

◄ اِس کا کیا مطلب تھا؟

بیکری کے انچارج کو سزائے موت ملے گی اور پرندے اُس کی لاش کو کھا جائیں گے۔

تین دن کے بعد ویسا ہی ہوا جیسا یوسف نے فرمایا: بادشاہ نے سردار ساقی کو بحال کیا مگر بیکری کے انچارج کو سزائے موت دی۔

- غرض، یوسف نہ صرف اچھا منیجر تھا۔ اب ہم نے اُس کے بارے میں ایک اَور خوبی سیکھ لی ہے۔ وہ کیا؟

وہ خوابوں کی تعبیر کر سکتا تھا۔

- لیکن اُس نے خود اِس پر زور دیا کہ اِس کے پیچھے کسی اَور کا ہاتھ ہے۔ کس کا ہاتھ؟

خدا کا۔ دیکھو، جتنا جد و جہد ہم کیوں نہ کریں برکت دینے والا تو خدا ہی ہے۔

- جب ساقی بحال ہوا تو کیا اُس نے یوسف کی سفارش کی؟

نہیں۔ لکھا ہے کہ وہ یوسف کو بھول گیا۔

لیکن اِس میں خدا کا ہاتھ تھا۔ کئی بار ہمیں بھی لگتا ہے کہ خدا ہمیں بھول گیا ہے۔ لیکن جب ہم اُس کی راہوں پر چلتے ہیں تو آخر میں وہ ہمیں یوسف جیسی برکت دیتا ہے۔ لکھا ہے،

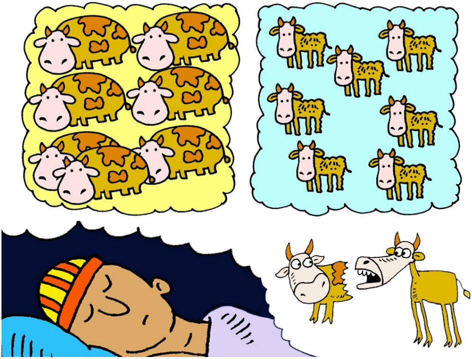

دو سال گزر گئے کہ ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا۔ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ اچانک دریا میں سے سات خوب صورت اور موٹی گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ اُن کے بعد سات اَور گائیں نکل آئیں۔ لیکن وہ بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں۔ وہ دریا کے کنارے دوسری گائیوں کے پاس کھڑی ہو کر پہلی سات خوب صورت اور موٹی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ اِس کے بعد مصر کا بادشاہ جاگ اُٹھا۔

◄ بادشاہ نے خواب میں کیا دیکھا؟

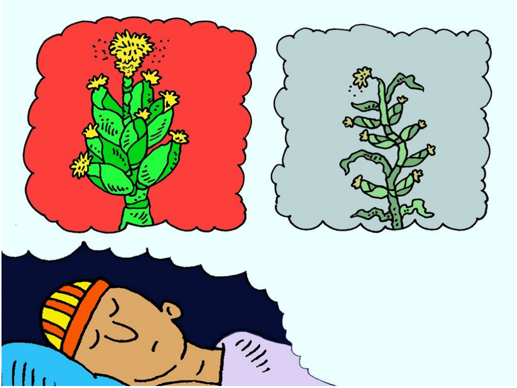

سات دبلی پتلی گائیوں نے سات موٹی تازی گائیوں کو ہڑپ لیا۔
تب لکھا ہے،

> پھر وہ دوبارہ سو گیا۔ اِس دفعہ اُس نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اناج کے ایک پودے پر سات موٹی موٹی اور اچھی اچھی بالیں لگی تھیں۔ پھر سات اَور بالیں پھوٹ نکلیں جو دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی تھیں۔ اناج کی سات دُبلی پتلی بالوں نے سات موٹی اور خوب صورت بالوں کو نگل لیا۔

> پھر فرعون جاگ اُٹھا تو معلوم ہوا کہ مَیں نے خواب ہی دیکھا ہے۔

◄ اِس بار بادشاہ نے سپنے میں کیا دیکھا؟

اناج کی سات دبلی پتلی بالوں نے سات موٹی تازی بالوں کو نگل لیا۔

صبح کو بادشاہ نے مصر کے تمام جادوگروں اور عالموں کو بُلایا۔ لیکن کوئی بھی خوابوں کی تعبیر کرنے نہ پایا۔ تب ساقی کو یوسف یاد آیا، اور اُس نے بادشاہ کو اُس کے بارے میں بتایا۔ تب یوسف کو جلدی سے بادشاہ کے حضور لایا گیا۔ لکھا ہے،

> بادشاہ نے کہا، ”مَیں نے خواب دیکھا ہے، اور یہاں کوئی نہیں جو اُس کی تعبیر کر سکے۔ لیکن سنا ہے کہ تُو خواب کو سن کر اُس کا مطلب بتا سکتا ہے۔“
> یوسف نے جواب دیا، ”یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن اللہ ہی بادشاہ کو سلامتی کا پیغام دے گا۔“

◄ یوسف نے کیا جواب دیا؟

اُس نے کہا کہ خواب کی تعبیر صرف خدا کی طرف سے ہے۔ تب بادشاہ نے اپنے خواب سنائے۔ یوسف نے بادشاہ سے کہا،

> دونوں خوابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اِن سے اللّٰہ نے حضور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کچھ کرنے کو ہے۔ [...] سات سال آئیں گے جن کے دوران مصر کے پورے ملک میں کثرت سے پیداوار ہو گی۔ اُس کے بعد سات سال کال پڑے گا۔ کال اِتنا شدید ہو گا کہ لوگ بھول جائیں گے کہ پہلے اِتنی کثرت تھی۔ [...]

◄ خوابوں کا مطلب کیا تھا؟

سات سال کثرت سے پیداوار ہو گی، لیکن اِس کے بعد سات سال کال پڑے گا۔ لیکن یوسف نے اِس کا حل بھی سنایا،

> اب بادشاہ کسی سمجھ دار اور دانش مند آدمی کو ملکِ مصر کا انتظام سونپیں۔ اِس کے علاوہ وہ ایسے آدمی مقرر کریں جو سات اچھے سالوں کے دوران [...] خوراک جمع کریں۔

◄ یوسف نے کیا حل پیش کیا؟

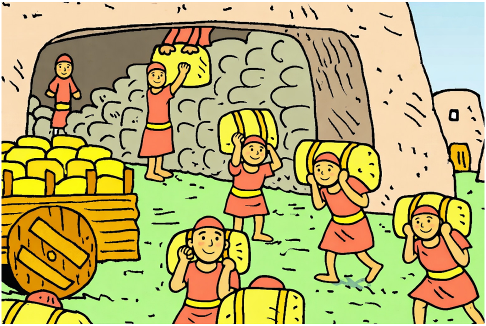

بادشاہ ملک کا انتظام ایک سمجھ دار آدمی کو سونپے جو اپنے افسروں کے ذریعے سات اچھے سالوں کے دوران خوراک جمع کرے۔

◄ اِس سے یوسف کی ایک اَور خوبی نظر آتی ہے۔ وہ کیا؟

اچھے مینجر کی حیثیت سے وہ پہل کرتا ہے۔ یعنی وہ مسئلہ بڑھنے سے پہلے ہی اِس کا حل نکالتا ہے۔ پھر لکھا ہے،

> یہ منصوبہ بادشاہ اور اُس کے افسران کو اچھا لگا۔ اُس نے اُن سے کہا، "ہمیں اِس کام کے لئے یوسف سے زیادہ لائق آدمی نہیں ملے گا۔ اُس میں اللہ کی روح ہے۔" بادشاہ نے یوسف سے کہا، "اللہ نے یہ سب کچھ تجھ پر ظاہر کیا ہے، اِس لئے

> کوئی بھی تجھ سے زیادہ سمجھ دار اور دانش مند نہیں ہے۔ مَیں تجھے اپنے محل پر مقرر کرتا ہوں۔ میری تمام رعایا تیرے تابع رہے گی۔ تیرا اختیار صرف میرے اختیار سے کم ہو گا۔ اب مَیں تجھے پورے ملکِ مصر پر حاکم مقرر کرتا ہوں۔“

◄ بادشاہ نے یوسف کے مشورے پر کیا کِیا؟

اُس نے اُسے پورے ملک پر مقرر کیا تاکہ وہ خوراک جمع کرنے کا انتظام سنبھالے۔

◄ بادشاہ نے اِس کی وجہ بھی بتایا۔ وہ کیا؟

اُس میں اللّٰہ کی روح ہے، اور خدا نے اُس پر یہ سب کچھ ظاہر کیا ہے۔ ساتھ ساتھ اُس سے سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔

سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا یوسف نے فرمایا تھا۔ سات اچھے سالوں کے دوران ملک میں نہایت اچھی فصلیں اُگ آئیں۔ یوسف نے خوراک جمع کر کے شہروں میں محفوظ کر لی۔ پھر کال کے سات سال شروع ہوئے۔ لوگ دوسرے ملکوں سے بھی آنے لگے تاکہ خوراک خرید لیں۔

تب یوسف کے دس بھائی بھی اناج خریدنے کے لئے مصر آ پہنچے۔ صرف یوسف کا سگا بھائی بن یمین ساتھ نہیں تھا۔ لکھا ہے،

> یوسف مصر کے حاکم کی حیثیت سے لوگوں کو اناج بیچتا تھا، اِس لئے اُس کے بھائی آ کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئے۔ [...] یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا، لیکن اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ [...] اُس نے کہا، ”تم جاسوس ہو۔“ [...]

◄ یوسف نے یہ کیوں کہا؟

یہ اُن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا بہانہ تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ باقی فیملی کا کیا حال ہے۔ آگے لکھا ہے،

> اُنہوں نے عرض کی، "آپ کے خادم کُل بارہ بھائی ہیں۔ ہم ایک ہی آدمی کے بیٹے ہیں جو کنعان میں رہتا ہے۔ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت ہمارے باپ کے پاس ہے جبکہ ایک مر گیا ہے۔" [...]
>
> یوسف نے اُنہیں تین دن کے لئے قیدخانے میں ڈال دیا۔ تیسرے دن اُس نے اُن سے کہا، "اگر تم واقعی شریف

> لوگ ہو تو ایسا کرو کہ تم میں سے ایک یہاں قیدخانے میں رہے جبکہ باقی سب اناج لے کر اپنے بھوکے گھر والوں کے پاس واپس جائیں۔ لیکن لازم ہے کہ تم اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ۔“

◄ یوسف نے اُنہیں ایک شرط پر جانے دیا۔ وہ کیا؟

یہ کہ وہ بن یمین کو اپنے ساتھ مصر لے آئیں۔

◄ یوسف کیوں چاہتا تھا کہ سب سے چھوٹا بھائی آئے؟

صرف بن یمین اُس کا سگا بھائی تھا۔ وہ ایک ہی ماں کے بیٹے تھے۔ اِس لئے یوسف جاننا چاہتا تھا کہ کیا بن یمین ٹھیک ہے؟ یا کیا دوسرے بھائیوں نے اُس کے ساتھ بھی بُرا سلوک کیا ہے؟

تب لکھا ہے،

> یوسف کے بھائی راضی ہو گئے۔ وہ آپس میں کہنے لگے، ”بے شک یہ ہمارے اپنے بھائی پر ظلم کی سزا ہے۔ جب وہ التجا کر رہا تھا کہ مجھ پر رحم کریں تو ہم نے اُس کی بڑی مصیبت

> دیکھ کر بھی اُس کی نہ سنی۔ اِس لئے یہ مصیبت ہم پر آ گئی ہے۔“
>
> اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ یوسف ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے، کیونکہ وہ مترجم کی معرفت اُن سے بات کرتا تھا۔ یہ باتیں سن کر وہ اُنہیں چھوڑ کر رونے لگا۔ پھر وہ سنبھل کر واپس آیا۔ اُس نے شمعون کو چن کر اُسے اُن کے سامنے ہی باندھ لیا۔

◄ یوسف کے بھائی آپس میں کیا کہنے لگے؟

اُنہیں وہ گناہ چُبھنے لگا جو بہت سال پہلے اُن سے سرزد ہوا تھا جب اُنہوں نے یوسف کو بیچ ڈالا تھا۔

◄ اِس سے ہم گناہ کے بارے میں ایک اہم بات سیکھتے ہیں۔ وہ کیا؟

جب ہم سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو یہ گناہ ہم سے لپٹا رہتا ہے۔ اِسے چھپایا جا سکتا ہے لیکن ہم اِسے کبھی مٹا نہیں سکتے۔

◄ کیا یوسف بدلہ لینے پر اڑا ہوا تھا؟

نہیں۔ یہ اِس سے پتا چلتا ہے کہ بھائیوں کی آپس میں باتیں سن کر وہ اُنہیں چھوڑ کر رونے لگا۔ آگے لکھا ہے،

یوسف نے حکم دیا کہ ملازم اُن کی بوریاں اناج سے بھر کر ہر ایک بھائی کے پیسے اُس کی بوری میں واپس رکھ دیں اور اُنہیں سفر کے لئے کھانا بھی دیں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یوسف کے بھائی اپنے گدھوں پر اناج لاد کر روانہ ہو گئے۔

جب وہ رات کے لئے کسی جگہ پر ٹھہرے تو ایک بھائی نے اپنے گدھے کے لئے چارا نکالنے کی غرض سے اپنی بوری کھولی تو دیکھا کہ بوری کے منہ میں اُس کے پیسے پڑے ہیں۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”میرے پیسے واپس کر دیئے گئے ہیں! وہ میری بوری میں ہیں۔“ یہ دیکھ کر اُن کے ہوش اُڑ گئے۔ کانپتے ہوئے وہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور کہنے لگے، ”یہ کیا ہے جو اللہ نے ہمارے ساتھ کیا ہے؟“

◄ جب بھائیوں نے دیکھا کہ پیسے بوری میں پڑے ہیں تو اُنہیں اِس کے پیچھے کس کا ہاتھ محسوس ہوا ؟

خدا کا۔ اُنہوں نے کسی اَور کا ہاتھ اِس کے پیچھے نہ دیکھا۔ جب باپ کے پاس پہنچے تو لکھا ہے،

> اُنہوں نے اپنی بوریوں سے اناج نکال دیا تو دیکھا کہ ہر ایک کی بوری میں اُس کے پیسوں کی تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ یہ پیسے دیکھ کر وہ خود اور اُن کا باپ ڈر گئے۔

◄ وہ پیسے دیکھ کر کیوں ڈر گئے؟

ڈر یہ تھا کہ واپسی پر یوسف اُن پر چوری کا الزام لگائے گا۔ تب لکھا ہے،

> کال نے زور پکڑا۔ جب مصر سے لایا گیا اناج ختم ہو گیا تو یعقوب نے کہا، ”اب واپس جا کر ہمارے لئے کچھ اَور غلہ خرید لاؤ۔“
> لیکن یہوداہ نے کہا، ”اُس مرد نے سختی سے کہا تھا، ’تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آ سکتے ہو کہ تمہارا بھائی ساتھ ہو۔‘“ [...]

آخر میں باپ مان گیا۔ بھائی، بن یمین کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ لکھا ہے،

> مصر پہنچ کر وہ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے۔ جب یوسف نے بن یمین کو اُن کے ساتھ دیکھا تو اُس نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”اِن آدمیوں کو میرے گھر لے جاؤ تاکہ وہ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیں۔“

بھائیوں نے پریشانی کے عالَم میں ملازم کو بوریوں کے پیسوں کے بارے میں بتایا۔ مگر اُس نے جواب دیا،

”فکر نہ کریں۔ آپ کے اور آپ کے باپ کے خدا نے آپ کے لئے آپ کی بوریوں میں یہ خزانہ رکھا ہو گا۔ بہر حال مجھے آپ کے پیسے مل گئے ہیں۔“

ملازم شمعون کو اُن کے پاس باہر لے آیا۔ [...]

جب یوسف نے اپنے سگے بھائی بن یمین کو دیکھا تو اُس نے کہا، ”کیا یہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا؟ بیٹا، اللہ کی نظرِ کرم تم پر ہو۔“ یوسف اپنے بھائی کو دیکھ کر اِتنا متاثر ہوا کہ وہ رونے کو تھا، اِس لئے وہ جلدی سے وہاں سے نکل کر اپنے سونے کے کمرے میں گیا اور رو پڑا۔ پھر وہ اپنا منہ دھو کر واپس آیا۔ اپنے آپ پر قابو پا کر اُس نے حکم دیا کہ نوکر کھانا لے آئیں۔ [...] نوکروں نے اُنہیں یوسف کی میز پر سے کھانا لے کر کھلایا۔ لیکن بن یمین کو دوسروں کی نسبت پانچ گُنا زیادہ ملا۔

بھائی کا ڈر کم ہو گیا۔ لگتا تھا کہ کل وہ سب کے سب آزادی سے اپنے گھر واپس لوٹ پائیں گے۔ لیکن یوسف کا اَور منصوبہ تھا۔ لکھا ہے،

یوسف نے گھر پر مقرر ملازم کو حکم دیا، ”اُن مردوں کی بوریاں خوراک سے اِتنی بھر دینا جتنی وہ اُٹھا کر لے جا سکیں۔ ہر ایک کے پیسے اُس کی اپنی بوری کے منہ میں رکھ دینا۔ سب سے چھوٹے بھائی کی بوری میں نہ صرف پیسے بلکہ میرے چاندی کے پیالے کو بھی رکھ دینا۔“ ملازم نے ایسا ہی کیا۔

اگلی صبح جب پَو پھٹنے لگی تو بھائیوں کو اُن کے گدھوں سمیت رُخصت کر دیا گیا۔ وہ ابھی شہر سے نکل کر دُور نہیں گئے تھے کہ یوسف نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”جلدی کرو۔ اُن آدمیوں کا تعاقب کرو۔ اُن کے پاس پہنچ کر یہ پوچھنا، [...] ’آپ نے میرے مالک کا چاندی کا پیالہ کیوں چُرایا ہے؟‘“ [...]

جب ملازم بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُس نے اُن سے یہی باتیں کیں۔ جواب میں اُنہوں نے کہا، ”ہمارے مالک ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ [...] اگر وہ آپ کے خادموں میں

سے کسی کے پاس مل جائے تو اُسے مار ڈالا جائے اور باقی سب آپ کے غلام بنیں۔“

◄ **یوسف نے نوکروں کو چاندی کا پیالہ بن یمین کی بوری میں چھپانے کا حکم کیوں دیا؟**

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ بھائی کیا کریں گے۔ جب بن یمین کو پکڑا جائے گا تو کیا وہ اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے؟ کیا جو سختی اُنہوں نے یوسف کے ساتھ کیا وہ اب تک رہ گئی ہے؟ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے کیا کِیا۔ لکھا ہے،

ملازم نے کہا، "ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ لیکن صرف وہی میرا غلام بنے گا جس نے پیالہ چُرایا ہے۔ باقی سب آزاد ہیں۔" [...] ملازم بوریوں کی تلاشی لینے لگا۔ [...] اور وہاں بن یمین کی بوری میں سے پیالہ نکلا۔ بھائیوں نے یہ دیکھ کر پریشانی میں اپنے لباس پھاڑ لئے۔ وہ اپنے گدھوں کو دوبارہ لاد کر شہر واپس آ گئے۔

◄ کیا بھائی بن یمین کو چھوڑ کر چلے گئے؟

نہیں۔ وہ بن یمین کے ساتھ دوبارہ یوسف کے ہاں پہنچے۔ اِس سے ہم چوتھا سبق سیکھتے ہیں،

مصیبت میں اچھی تبدیلی ہونے دو

ٹھیک طرح سے مصیبت کا سامنا کرنے سے ہمارے کردار میں بہتری آتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مصیبت میں پڑتے وقت کیا ہمارے کردار میں اچھی تبدیلی آتی ہے؟ یوسف کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ مصیبت کے روبرو اُسے ترقی حاصل ہوئی اور اُس کے کردار میں بہتری آئی۔ پہلا جو گھمنڈ

تھا وہ حلیمی اور حکمت میں بدل گیا۔ مصیبت میں ہی مینیجر کی خوبیوں نے اُس میں زور پکڑ لیا۔ اب جب یوسف کے بھائی مصیبت میں پڑ گئے تو یہوداہ میں بھی تبدیلیاں نظر آنے لگیں۔ لکھا ہے کہ یہوداہ نے کہا،

> میرے مالک، مہربانی کر کے اپنے بندے کو ایک بات کرنے کی اجازت دیں۔ [...] اگر مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں اور وہ دیکھیں کہ لڑکا میرے ساتھ نہیں ہے تو وہ دم توڑ دیں گے۔ اُن کی زندگی اِس قدر لڑکے کی زندگی پر منحصر ہے اور وہ اِتنے بوڑھے ہیں کہ ہم ایسی حرکت سے اُنہیں قبر تک پہنچا دیں گے۔ [...] اب اپنے خادم کی گزارش سنیں۔ مَیں یہاں رہ کر اِس لڑکے کی جگہ غلام بن جاتا ہوں، اور وہ دوسرے بھائیوں کے ساتھ واپس چلا جائے۔

◄ کیا آپ کو یاد ہے کہ کس نے سالوں پہلے یوسف کو بیچنے کا مشورہ دیا تھا؟

یہوداہ نے یہ خیال پیش کیا تھا۔

◄ اب یہوداہ نے کیا کِیا؟

اب اُسی نے بن یمین کو چھڑانے کی کوشش کی۔ اُس میں کتنا فرق آ گیا تھا۔

- اُس کی بدلی فطرت کس طرح نظر آتی ہے؟

وہ کہتا ہے کہ اگر بن یمین واپس نہ آئے تو باپ مر جائے گا۔ اِس لئے بن یمین کی جگہ مجھے اپنا غلام بنائیں۔ جب خدا ہماری زندگی میں کام کرتا ہے تو وہ ہمیں نرم کر دیتا ہے، ہمیں بدل دیتا ہے۔ کیا آپ مصیبت میں اچھی تبدیلی ہونے دیتے ہیں؟ ایک آخری بات،

خدا بُرائی سے بھلائی پیدا کرے گا

یہوداہ کی باتیں سن کر یوسف نے کیا جواب دیا؟ لکھا ہے،

> یہ سن کر یوسف اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ اُس نے اونچی آواز سے حکم دیا کہ تمام ملازم کمرے سے نکل جائیں۔ کوئی اَور شخص کمرے میں نہیں تھا جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو بتایا کہ وہ کون ہے۔ وہ اِتنے زور سے رو پڑا کہ مصریوں نے اُس کی آواز سنی اور فرعون کے گھرانے کو پتا چل گیا۔ یوسف

نے اپنے بھائیوں سے کہا، "مَیں یوسف ہوں۔ کیا میرا باپ اب تک زندہ ہے؟"

◄ آخرکار یوسف نے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ کیوں؟
معلوم ہوا تھا کہ بھائی پچھتا گئے ہیں، کہ اُن کی فطرت بھی بدل گئی ہے۔ یہاں تک کہ یہوداہ نے اپنے آپ کو اُس کی جگہ غلام بننے کی تیاری ظاہر کی تھی۔

◄ جب یوسف ظاہر ہوا تو بھائیوں نے کیا جواب دیا؟
لکھا ہے،

> اُس کے بھائی یہ سن کر اِتنے گھبرا گئے کہ وہ جواب نہ دے سکے۔

لیکن یوسف نے کہا،

> نہ گھبراؤ اور نہ اپنے آپ کو الزام دو کہ ہم نے یوسف کو بیچ دیا۔ اصل میں اللہ نے خود مجھے تمہارے آگے یہاں بھیج دیا تاکہ ہم سب بچے رہیں۔ [...] اب جلدی سے میرے باپ کے پاس واپس جا کر اُن سے کہو، 'آپ کا بیٹا یوسف آپ کو اطلاع دیتا ہے کہ اللہ نے مجھے مصر کا مالک بنا دیا ہے۔ میرے پاس آ جائیں، دیر نہ کریں۔'

◄ یوسف نے ایک اہم بات فرمائی۔ وہ کیا؟

خدا نے تمہارا بُرا ارادہ استعمال کیا تاکہ ہم سب بچے رہیں۔

◄ اِس سے ہم کیا اہم سبق سیکھتے ہیں؟

کئی بار خدا ہماری غلطیوں سے ہماری بہتری پیدا کرتا ہے۔ تب یوسف کے بھائی، باپ کو مصر لائے۔ لکھا ہے،

> یعقوب نے یوسف سے کہا، ”اب مَیں مرنے کے لئے تیار ہوں، کیونکہ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ تُو زندہ ہے۔“

یوں پورا گھر مصر میں آ بسا۔ وقت گزرتا گیا، اور ایک دن یعقوب نے وفات پائی۔ تب یوسف کے بھائی ڈر گئے کہ اب یوسف ہم سے بدلہ لے گا۔ لیکن یوسف بولا،

> مت ڈرو۔ کیا مَیں اللّٰہ کی جگہ ہوں؟ ہرگز نہیں! تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اللّٰہ نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔

◄ یوسف نے کیا جواب دیا؟

مَیں خدا کی جگہ نہیں ہوں۔ یعنی صرف اللّٰہ بدلہ لینے والا ہے۔ تمہارا ارادہ بُرا تو تھا لیکن خدا نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔ اُس نے مجھے تمہارے آگے مصر بھیج دیا تاکہ تم سب کال کے اثر سے بچ جاؤ۔

یوں ہم اِس خاندان سے سیکھ سکتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے رشتوں کی بحالی کس طرح ممکن ہو جاتی ہے۔ نفرت کی جڑ اِس سے شروع ہوئی کہ باپ

نے یوسف کو زیادہ پیار کیا۔ یوسف نے اِس نفرت کو اپنی باتوں اور خوابوں سے ہَوا دی۔ جب رشتوں میں نفرت بڑھ جاتی ہے تو کوشش کرنی چاہیئے کہ اِسے جڑ سے اُکھاڑیں۔ ورنہ مصیبت ضرور آئے گی۔

یوسف بڑی مصیبت میں آ پڑا۔ پھر بھی اُس نے کام میں جُٹ کر مینجر کی اچھی خوبیاں اپنائیں۔ تب خدا نے اُسے برکت دی۔ یہاں تک کہ آخر کار وہ مصر میں بڑا افسر بن گیا۔ لیکن ہوتے ہوتے اُس کا کردار بدل گیا تھا۔ اب وہ مغرور نوجوان نہیں رہا تھا۔ اُس کی جگہ ایک حلیم اور دانشمند حکم ران بن گیا تھا۔ اِس میں وہ ہمیں عیسیٰ مسیح کی یاد دلاتا ہے۔

لیکن دوسرے بھائیوں میں بھی تبدیلیاں آئیں۔ جب وہ مصر پہنچ کر مصیبت میں پھنس گئے تو وہ پچھتا گئے۔ جو گناہ اُن سے ہوا تھا وہ اُنہیں چُبھنے لگا۔ اور جب یوسف نے بن یمین کو رکھنے کا حکم دیا تو یہوداہ نے اپنے آپ کو اُس کی جگہ پیش کیا۔

یوں خدا نے بُرائی سے بھلائی پیدا کی۔ اُس نے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنے میں مدد بھی کی اور ساتھ ساتھ پورے خاندان کو کال سے بچایا۔ خدا ہماری بھلائی چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ نہ صرف ہمارا اُس کے ساتھ

رشتہ بحال ہو جائے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ بھی۔ اِس لئے اُس نے عیسیٰ مسیح کو دُنیا میں بھیجا تاکہ اُس کی قربانی سے ہمارے رشتے بحال ہو جائیں۔

- ◄ کیا آپ کے رشتے بحال ہو گئے ہیں؟
- ◄ کیا آپ نفرت کو جڑ سے اُکھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں؟
- ◄ کیا آپ یوسف کی طرح مصیبت میں وفادار رہتے ہیں؟
- ◄ کیا آپ مصیبت میں اچھی تبدیلی ہونے دیتے ہیں؟

تب ہی خدا بُرائی سے بھلائی پیدا کرے گا۔

توریت، پیدائش 37.39–47.50

یوسف کے خواب

یعقوب ملکِ کنعان میں رہتا تھا جہاں پہلے اُس کا باپ بھی پردیسی تھا۔ [...] اُس وقت یعقوب کا بیٹا یوسف 17 سال کا تھا۔ وہ اپنے بھائیوں [...] کے ساتھ بھیڑبکریوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ یوسف اپنے باپ کو اپنے بھائیوں کی بُری حرکتوں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔

یعقوب یوسف کو اپنے تمام بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ تب پیدا ہوا جب باپ بوڑھا تھا۔ اِس لئے یعقوب نے اُس کے لئے ایک خاص رنگ دار لباس بنوایا۔ جب اُس کے بھائیوں نے دیکھا کہ ہمارا باپ یوسف کو ہم سے زیادہ پیار کرتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور ادب سے اُس سے بات نہیں کرتے تھے۔

ایک رات یوسف نے خواب دیکھا۔ جب اُس نے اپنے بھائیوں کو خواب سنایا تو وہ اُس سے اَور بھی نفرت کرنے لگے۔ اُس نے کہا، ”سنو، مَیں نے خواب دیکھا۔ ہم سب کھیت میں پُولے باندھ رہے تھے کہ میرا پُولا کھڑا ہو گیا۔ آپ کے پُولے میرے پُولے کے ارد گرد جمع ہو کر اُس کے سامنے جھک گئے۔“

اُس کے بھائیوں نے کہا، ”اچھا، تُو بادشاہ بن کر ہم پر حکومت کرے گا؟“ اُس کے خوابوں اور اُس کی باتوں کے سبب سے اُن کی اُس سے نفرت مزید بڑھ گئی۔

کچھ دیر کے بعد یوسف نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا ہے۔ اُس میں سورج، چاند اور گیارہ ستارے میرے سامنے جھک گئے۔“ اُس نے یہ خواب اپنے باپ کو بھی سنایا تو اُس نے اُسے ڈانٹا۔ اُس نے کہا، ”یہ کیسا خواب ہے جو تُو نے دیکھا! یہ کیسی بات ہے کہ مَیں، تیری ماں اور تیرے بھائی آ کر تیرے سامنے زمین تک جھک

جائیں؟" نتیجے میں اُس کے بھائی اُس سے بہت حسد کرنے لگے۔ لیکن اُس کے باپ نے دل میں یہ بات محفوظ رکھی۔

یوسف کو بیچا جاتا ہے

ایک دن جب یوسف کے بھائی اپنے باپ کے ریوڑ چَرانے کے لئے سِکم تک پہنچ گئے تھے تو یعقوب نے یوسف سے کہا، "تیرے بھائی سِکم میں ریوڑوں کو چَرا رہے ہیں۔ آ، مَیں تجھے اُن کے پاس بھیج دیتا ہوں۔"

یوسف نے جواب دیا، "ٹھیک ہے۔"

یعقوب نے کہا، "جا کر معلوم کر کہ تیرے بھائی اور اُن کے ساتھ کے ریوڑ خیریت سے ہیں کہ نہیں۔ پھر واپس آ کر مجھے بتا دینا۔"

[...]

جب یوسف ابھی دُور سے نظر آیا تو اُس کے بھائیوں نے اُس کے پہنچنے سے پہلے اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اُنہوں نے کہا، "دیکھو، خواب دیکھنے والا آ رہا ہے۔ آؤ، ہم اُسے مار ڈالیں اور اُس

کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دیں۔ ہم کہیں گے کہ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ پھر پتا چلے گا کہ اُس کے خوابوں کی کیا حقیقت ہے۔"

جب روبن نے اُن کی باتیں سنیں تو اُس نے یوسف کو بچانے کی کوشش کی۔ اُس نے کہا، "نہیں، ہم اُسے قتل نہ کریں۔ اُس کا خون نہ کرنا۔ بے شک اُسے اِس گڑھے میں پھینک دیں جو ریگستان میں ہے، لیکن اُسے ہاتھ نہ لگائیں۔" اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ وہ اُسے بچا کر باپ کے پاس واپس پہنچانا چاہتا تھا۔

جوں ہی یوسف اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا اُنہوں نے اُس کا رنگ دار لباس اُتار کر یوسف کو گڑھے میں پھینک دیا۔ گڑھا خالی تھا، اُس میں پانی نہیں تھا۔ پھر وہ روٹی کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ اچانک اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ نظر آیا۔ وہ جِلعاد سے مصر جا رہے تھے، اور اُن کے اونٹ قیمتی مسالوں یعنی لادن، بلسان اور مُر سے لدے ہوئے تھے۔ تب یہوداہ نے اپنے بھائیوں سے کہا، "ہمیں

کیا فائدہ ہے اگر اپنے بھائی کو قتل کر کے اُس کے خون کو چھپا دیں؟ آؤ، ہم اُسے اِن اسمٰعیلیوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ پھر کوئی ضرورت نہیں ہو گی کہ ہم اُسے ہاتھ لگائیں۔ آخر وہ ہمارا بھائی ہے۔"

اُس کے بھائی راضی ہوئے۔ چنانچہ جب مِدیانی تاجر وہاں سے گزرے تو بھائیوں نے یوسف کو کھینچ کر گڑھے سے نکالا اور چاندی کے 20 سِکوں کے عوض بیچ ڈالا۔ اسمٰعیلی اُسے لے کر مصر چلے گئے۔

اُس وقت روبن موجود نہیں تھا۔ جب وہ گڑھے کے پاس واپس آیا تو یوسف اُس میں نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر اُس نے پریشانی میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ وہ اپنے بھائیوں کے پاس واپس گیا اور کہا، "لڑکا نہیں ہے۔ اب مَیں کس طرح ابو کے پاس جاؤں؟"

تب اُنہوں نے بکرا ذبح کر کے یوسف کا لباس اُس کے خون میں ڈبویا، پھر رنگ دار لباس اِس خبر کے ساتھ اپنے باپ کو بھجوا دیا کہ

”ہمیں یہ ملا ہے۔ اِسے غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے بیٹے کا لباس تو نہیں؟“

یعقوب نے اُسے پہچان لیا اور کہا، ”بے شک اُسی کا ہے۔ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ یقیناً یوسف کو پھاڑ دیا گیا ہے۔“ یعقوب نے غم کے مارے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنی کمر سے ٹاٹ اوڑھ کر بڑی دیر تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کرتا رہا۔ اُس کے تمام بیٹے بیٹیاں اُسے تسلی دینے آئے، لیکن اُس نے تسلی پانے سے انکار کیا اور کہا، ”مَیں پاتال میں اُترتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کے لئے ماتم کروں گا۔“ اِس حالت میں وہ اپنے بیٹے کے لئے روتا رہا۔ [...]

یوسف اور فوطی فار کی بیوی

اسمٰعیلیوں نے یوسف کو مصر لے جا کر بیچ دیا تھا۔ مصر کے بادشاہ کے ایک اعلیٰ افسر بنام فوطی فار نے اُسے خرید لیا۔ وہ شاہی محافظوں کا کپتان تھا۔ رب یوسف کے ساتھ تھا۔ جو بھی کام وہ کرتا

اُس میں کامیاب رہتا۔ وہ اپنے مصری مالک کے گھر میں رہتا تھا جس نے دیکھا کہ رب یوسف کے ساتھ ہے اور اُسے ہر کام میں کامیابی دیتا ہے۔ چنانچہ یوسف کو مالک کی خاص مہربانی حاصل ہوئی، اور فوطی فار نے اُسے اپنا ذاتی نوکر بنا لیا۔ اُس نے اُسے اپنے گھرانے کے انتظام پر مقرر کیا اور اپنی پوری ملکیت اُس کے سپرد کر دی۔ جس وقت سے فوطی فار نے اپنے گھرانے کا انتظام اور پوری ملکیت یوسف کے سپرد کی اُس وقت سے رب نے فوطی فار کو یوسف کے سبب سے برکت دی۔ اُس کی برکت فوطی فار کی ہر چیز پر تھی، خواہ گھر میں تھی یا کھیت میں۔ فوطی فار نے اپنی ہر چیز یوسف کے ہاتھ میں چھوڑ دی۔ اور چونکہ یوسف سب کچھ اچھی طرح چلاتا تھا اِس لئے فوطی فار کو کھانا کھانے کے سوا کسی بھی معاملے کی فکر نہیں تھی۔

یوسف نہایت خوب صورت آدمی تھا۔ کچھ دیر کے بعد اُس کے مالک کی بیوی کی آنکھ اُس پر لگی۔ اُس نے اُس سے کہا،

”میرے ساتھ ہم بستر ہو!“ یوسف انکار کر کے کہنے لگا، ”میرے مالک کو میرے سبب سے کسی معاملے کی فکر نہیں ہے۔ اُنہوں نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔ گھر کے انتظام پر اُن کا اختیار میرے اختیار سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ کے سوا اُنہوں نے کوئی بھی چیز مجھ سے باز نہیں رکھی۔ تو پھر مَیں کس طرح اِتنا غلط کام کروں؟ مَیں کس طرح اللہ کا گناہ کروں؟“

مالک کی بیوی روز بہ روز یوسف کے پیچھے پڑی رہی کہ میرے ساتھ ہم بستر ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ انکار کرتا رہا۔

ایک دن وہ کام کرنے کے لئے گھر میں گیا۔ گھر میں اَور کوئی نوکر نہیں تھا۔ فوطی فار کی بیوی نے یوسف کا لباس پکڑ کر کہا، ”میرے ساتھ ہم بستر ہو!“ یوسف بھاگ کر باہر چلا گیا لیکن اُس کا لباس پیچھے عورت کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔ جب مالک کی بیوی نے دیکھا کہ وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا ہے تو اُس نے گھر کے نوکروں کو بُلا کر کہا، ”یہ دیکھو! میرے مالک اِس عبرانی کو ہمارے پاس

لے آئے ہیں تاکہ وہ ہمیں ذلیل کرے۔ وہ میری عصمت دری کرنے کے لئے میرے کمرے میں آ گیا، لیکن مَیں اونچی آواز سے چیخنے لگی۔ جب مَیں مدد کے لئے اونچی آواز سے چیخنے لگی تو وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا۔“ اُس نے مالک کے آنے تک یوسف کا لباس اپنے پاس رکھا۔ جب وہ گھر واپس آیا تو اُس نے اُسے یہی کہانی سنائی، ”یہ عبرانی غلام جو آپ لے آئے ہیں میری تذلیل کے لئے میرے پاس آیا۔ لیکن جب مَیں مدد کے لئے چیخنے لگی تو وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا۔“

یوسف قید خانے میں

یہ سن کر فوطی فار بڑے غصے میں آ گیا۔ اُس نے یوسف کو گرفتار کر کے اُس جیل میں ڈال دیا جہاں بادشاہ کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ وہیں وہ رہا۔ لیکن رب یوسف کے ساتھ تھا۔ اُس نے اُس پر مہربانی کی اور اُسے قید خانے کے داروغہ کی نظر میں مقبول کیا۔ یوسف یہاں تک مقبول ہوا کہ داروغہ نے تمام قیدیوں کو اُس کے

سپرد کر کے اُسے پورا انتظام چلانے کی ذمہ داری دی۔ داروغے کو کسی بھی معاملے کی جسے اُس نے یوسف کے سپرد کیا تھا فکر نہ رہی، کیونکہ رب یوسف کے ساتھ تھا اور اُسے ہر کام میں کامیابی بخشی۔

قیدیوں کے خواب

کچھ دیر کے بعد یوں ہوا کہ مصر کے بادشاہ کے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج نے اپنے مالک کا گناہ کیا۔ فرعون کو دونوں افسروں پر غصہ آ گیا۔ اُس نے اُنہیں اُس قیدخانے میں ڈال دیا جو شاہی محافظوں کے کپتان کے سپرد تھا اور جس میں یوسف تھا۔ محافظوں کے کپتان نے اُنہیں یوسف کے حوالے کیا تاکہ وہ اُن کی خدمت کرے۔ وہاں وہ کافی دیر تک رہے۔

ایک رات بادشاہ کے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج نے خواب دیکھا۔ دونوں کا خواب فرق فرق تھا، اور اُن کا مطلب بھی فرق فرق تھا۔ جب یوسف صبح کے وقت اُن کے پاس آیا تو وہ دبے

ہوئے نظر آئے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ”آج آپ کیوں اِتنے پریشان ہیں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم دونوں نے خواب دیکھا ہے، اور کوئی نہیں جو ہمیں اُن کا مطلب بتائے۔“

یوسف نے کہا، ”خوابوں کی تعبیر تو اللہ کا کام ہے۔ ذرا مجھے اپنے خواب تو سنائیں۔“

سردار ساقی نے شروع کیا، ”مَیں نے خواب میں اپنے سامنے انگور کی بیل دیکھی۔ اُس کی تین شاخیں تھیں۔ اُس کے پتے لگے، کونپلیں پھوٹ نکلیں اور انگور پک گئے۔ میرے ہاتھ میں بادشاہ کا پیالہ تھا، اور مَیں نے انگوروں کو توڑ کر یوں بھینچ دیا کہ اُن کا رس بادشاہ کے پیالے میں آ گیا۔ پھر مَیں نے پیالہ بادشاہ کو پیش کیا۔“

یوسف نے کہا، ”تین شاخوں سے مراد تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد فرعون آپ کو بحال کر لے گا۔ آپ کو پہلی ذمہ داری واپس مل جائے گی۔ آپ پہلے کی طرح سردار ساقی کی حیثیت سے بادشاہ

کا پیالہ سنبھالیں گے۔ لیکن جب آپ بحال ہو جائیں تو میرا خیال کریں۔ مہربانی کر کے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کریں تاکہ مَیں یہاں سے رِہا ہو جاؤں۔ کیونکہ مجھے عبرانیوں کے ملک سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے، اور یہاں بھی مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہیں ہوئی کہ مجھے اِس گڑھے میں پھینکا جاتا۔"

جب شاہی بیکری کے انچارج نے دیکھا کہ سردار ساقی کے خواب کا اچھا مطلب نکلا تو اُس نے یوسف سے کہا، "میرا خواب بھی سنیں۔ مَیں نے سر پر تین ٹوکریاں اُٹھا رکھی تھیں جو بیکری کی چیزوں سے بھری ہوئی تھیں۔ سب سے اوپر والی ٹوکری میں وہ تمام چیزیں تھیں جو بادشاہ کی میز کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ لیکن پرندے آ کر اُنہیں کھا رہے تھے۔"

یوسف نے کہا، "تین ٹوکریوں سے مراد تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد ہی فرعون آپ کو قیدخانے سے نکال کر درخت سے لٹکا دے گا۔ پرندے آپ کی لاش کو کھا جائیں گے۔"

تین دن کے بعد بادشاہ کی سال گرہ تھی۔ اُس نے اپنے تمام افسروں کی ضیافت کی۔ اِس موقع پر اُس نے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج کو جیل سے نکال کر اپنے حضور لانے کا حکم دیا۔ سردار ساقی کو پہلے والی ذمہ داری سونپ دی گئی، لیکن بیکری کے انچارج کو سزائے موت دے کر درخت سے لٹکا دیا گیا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا یوسف نے کہا تھا۔

لیکن سردار ساقی نے یوسف کا خیال نہ کیا بلکہ اُسے بھول ہی گیا۔

بادشاہ کے خواب

دو سال گزر گئے کہ ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا۔ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ اچانک دریا میں سے سات خوب صورت اور موٹی گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ اُن کے بعد سات اَور گائیں نکل آئیں۔ لیکن وہ بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں۔ وہ دریا کے کنارے دوسری گائیوں کے پاس کھڑی ہو کر

پہلی سات خوب صورت اور موٹی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ اِس کے بعد مصر کا بادشاہ جاگ اُٹھا۔
پھر وہ دوبارہ سو گیا۔ اِس دفعہ اُس نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اناج کے ایک پودے پر سات موٹی موٹی اور اچھی بالیں لگی تھیں۔ پھر سات اَور بالیں پھوٹ نکلیں جو دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی تھیں۔ اناج کی سات دُبلی پتلی بالوں نے سات موٹی اور خوب صورت بالوں کو نگل لیا۔ پھر فرعون جاگ اُٹھا تو معلوم ہوا کہ مَیں نے خواب ہی دیکھا ہے۔
صبح ہوئی تو وہ پریشان تھا، اِس لئے اُس نے مصر کے تمام جادوگروں اور عالموں کو بُلایا۔ اُس نے اُنہیں اپنے خواب سنائے، لیکن کوئی بھی اُن کی تعبیر نہ کر سکا۔
پھر سردار ساقی نے فرعون سے کہا، ”آج مجھے اپنی خطائیں یاد آتی ہیں۔ ایک دن فرعون اپنے خادموں سے ناراض ہوئے۔ حضور نے مجھے اور بیکری کے انچارج کو قیدخانے میں ڈلوا دیا جس پر شاہی

محافظوں کا کپتان مقرر تھا۔ ایک ہی رات میں ہم دونوں نے مختلف خواب دیکھے جن کا مطلب فرق فرق تھا۔ وہاں جیل میں ایک عبرانی نوجوان تھا۔ وہ محافظوں کے کپتان کا غلام تھا۔ ہم نے اُسے اپنے خواب سنائے تو اُس نے ہمیں اُن کا مطلب بتا دیا۔ اور جو کچھ بھی اُس نے بتایا سب کچھ ویسا ہی ہوا۔ مجھے اپنی ذمہ داری واپس مل گئی جبکہ بیکری کے انچارج کو سزائے موت دے کر درخت سے لٹکا دیا گیا۔“

یہ سن کر فرعون نے یوسف کو بُلایا، اور اُسے جلدی سے قیدخانے سے لایا گیا۔ اُس نے شیو کروا کر اپنے کپڑے بدلے اور سیدھے بادشاہ کے حضور پہنچا۔

بادشاہ نے کہا، ”مَیں نے خواب دیکھا ہے، اور یہاں کوئی نہیں جو اُس کی تعبیر کر سکے۔ لیکن سنا ہے کہ تُو خواب کو سن کر اُس کا مطلب بتا سکتا ہے۔“

یوسف نے جواب دیا، ”یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن اللہ ہی بادشاہ کو سلامتی کا پیغام دے گا۔“

فرعون نے یوسف کو اپنے خواب سنائے، ”مَیں خواب میں دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ اچانک دریا میں سے سات موٹی موٹی اور خوب صورت گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ اِس کے بعد سات اَور گائیں نکلیں۔ وہ نہایت بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں۔ مَیں نے اِتنی بدصورت گائیں مصر میں کہیں بھی نہیں دیکھیں۔ دُبلی اور بدصورت گائیں پہلی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ اور نگلنے کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اُنہوں نے موٹی گائیوں کو کھایا ہے۔ وہ پہلے کی طرح بدصورت ہی تھیں۔ اِس کے بعد مَیں جاگ اُٹھا۔ پھر مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا۔ سات موٹی اور اچھی بالیں ایک ہی پودے پر لگی تھیں۔ اِس کے بعد سات اَور بالیں نکلیں جو خراب، دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی تھیں۔ سات دُبلی پتلی بالیں سات اچھی بالوں کو نگل گئیں۔

مَیں نے یہ سب کچھ اپنے جادوگروں کو بتایا، لیکن وہ اِس کی تعبیر نہ کر سکے۔“

یوسف نے بادشاہ سے کہا، ”دونوں خوابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اِن سے اللہ نے حضور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کچھ کرنے کو ہے۔ سات اچھی گائیوں سے مراد سات سال ہیں۔ اِسی طرح سات اچھی بالوں سے مراد بھی سات سال ہیں۔ دونوں خواب ایک ہی بات بیان کرتے ہیں۔ جو سات دُبلی اور بدصورت گائیں بعد میں نکلیں اُن سے مراد سات اَور سال ہیں۔ یہی سات دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی بالوں کا مطلب بھی ہے۔ وہ ایک ہی بات بیان کرتی ہیں کہ سات سال تک کال پڑے گا۔ یہ وہی بات ہے جو مَیں نے حضور سے کہی کہ اللہ نے حضور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کرے گا۔ سات سال آئیں گے جن کے دوران مصر کے پورے ملک میں کثرت سے پیداوار ہو گی۔ اُس کے بعد سات سال کال پڑے گا۔ کال اِتنا شدید ہو گا کہ لوگ بھول جائیں گے

کہ پہلے اِتنی کثرت تھی۔ کیونکہ کال ملک کو تباہ کر دے گا۔ کال کی شدت کے باعث اچھے سالوں کی کثرت یاد ہی نہیں رہے گی۔حضور کو اِس لئے ایک ہی پیغام دو مختلف خوابوں کی صورت میں ملا کہ اللہ اِس کا پکا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ جلد ہی اِس پر عمل کرے گا۔ اب بادشاہ کسی سمجھ دار اور دانش مند آدمی کو ملکِ مصر کا انتظام سونپیں۔ اِس کے علاوہ وہ ایسے آدمی مقرر کریں جو سات اچھے سالوں کے دوران ہر فصل کا پانچواں حصہ لیں۔ وہ اُن اچھے سالوں کے دوران خوراک جمع کریں۔ بادشاہ اُنہیں اختیار دیں کہ وہ شہروں میں گودام بنا کر اناج کو محفوظ کر لیں۔ یہ خوراک کال کے اُن سات سالوں کے لئے مخصوص کی جائے جو مصر میں آنے والے ہیں۔ یوں ملک تباہ نہیں ہو گا۔“

یوسف کو مصر پر حاکم مقرر کیا جاتا ہے

یہ منصوبہ بادشاہ اور اُس کے افسران کو اچھا لگا۔ اُس نے اُن سے کہا، ”ہمیں اِس کام کے لئے یوسف سے زیادہ لائق آدمی نہیں ملے

گا۔ اُس میں اللہ کی روح ہے۔" بادشاہ نے یوسف سے کہا، "اللہ نے یہ سب کچھ تجھ پر ظاہر کیا ہے، اِس لئے کوئی بھی تجھ سے زیادہ سمجھ دار اور دانش مند نہیں ہے۔ مَیں تجھے اپنے محل پر مقرر کرتا ہوں۔ میری تمام رعایا تیرے تابع رہے گی۔ تیرا اختیار صرف میرے اختیار سے کم ہو گا۔ اب مَیں تجھے پورے ملکِ مصر پر حاکم مقرر کرتا ہوں۔"

بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی اُتاری جس سے مُہر لگاتا تھا اور اُسے یوسف کی اُنگلی میں پہنا دیا۔ اُس نے اُسے کتان کا باریک لباس پہنایا اور اُس کے گلے میں سونے کا گلوبند پہنا دیا۔ پھر اُس نے اُسے اپنے دوسرے رتھ میں سوار کیا اور لوگ اُس کے آگے آگے پکارتے رہے، "گھٹنے ٹیکو! گھٹنے ٹیکو!"

یوں یوسف پورے مصر کا حاکم بنا۔ فرعون نے اُس سے کہا، "مَیں تو بادشاہ ہوں، لیکن تیری اجازت کے بغیر پورے ملک میں کوئی بھی اپنا ہاتھ یا پاؤں نہیں ہلائے گا۔" [...]

یوسف 30 سال کا تھا جب وہ مصر کے بادشاہ فرعون کی خدمت کرنے لگا۔ اُس نے فرعون کے حضور سے نکل کر مصر کا دورہ کیا۔ سات اچھے سالوں کے دوران ملک میں نہایت اچھی فصلیں اُگیں۔ یوسف نے تمام خوراک جمع کر کے شہروں میں محفوظ کر لی۔ ہر شہر میں اُس نے اردگرد کے کھیتوں کی پیداوار محفوظ رکھی۔ جمع شدہ اناج سمندر کی ریت کی مانند بکثرت تھا۔ اِتنا اناج تھا کہ یوسف نے آخرکار اُس کی پیمائش کرنا چھوڑ دیا۔ [...]
سات اچھے سال جن میں کثرت کی فصلیں اُگیں گزر گئے۔ پھر کال کے سات سال شروع ہوئے جس طرح یوسف نے کہا تھا۔ تمام دیگر ممالک میں بھی کال پڑ گیا، لیکن مصر میں وافر خوراک پائی جاتی تھی۔ جب کال نے تمام مصر میں زور پکڑا تو لوگ چیخ کر کھانے کے لئے بادشاہ سے منت کرنے لگے۔ تب فرعون نے اُن سے کہا، ”یوسف کے پاس جاؤ۔ جو کچھ وہ تمہیں بتائے گا وہی کرو۔“ جب کال پوری دنیا میں پھیل گیا تو یوسف نے اناج کے گودام

کھول کر مصریوں کو اناج بیچ دیا۔ کیونکہ کال کے باعث ملک کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے۔ تمام ممالک سے بھی لوگ اناج خریدنے کے لئے یوسف کے پاس آئے، کیونکہ پوری دنیا سخت کال کی گرفت میں تھی۔

یوسف کے بھائی مصر میں

جب یعقوب کو معلوم ہوا کہ مصر میں اناج ہے تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا، "تم کیوں ایک دوسرے کا منہ تکتے ہو؟ سنا ہے کہ مصر میں اناج ہے۔ وہاں جا کر ہمارے لئے کچھ خرید لاؤ تاکہ ہم بھوکے نہ مریں۔"

تب یوسف کے دس بھائی اناج خریدنے کے لئے مصر گئے۔ لیکن یعقوب نے یوسف کے سگے بھائی بن یمین کو ساتھ نہ بھیجا، کیونکہ اُس نے کہا، "ایسا نہ ہو کہ اُسے جانی نقصان پہنچے۔" یوں یعقوب کے بیٹے بہت سارے اَور لوگوں کے ساتھ مصر گئے، کیونکہ ملکِ کنعان بھی کال کی گرفت میں تھا۔

یوسف مصر کے حاکم کی حیثیت سے لوگوں کو اناج بیچتا تھا، اِس لئے اُس کے بھائی آ کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئے۔ جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیکھا تو اُس نے اُنہیں پہچان لیا لیکن ایسا کیا جیسا اُن سے ناواقف ہو اور سختی سے اُن سے بات کی، "تم کہاں سے آئے ہو؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "ہم ملکِ کنعان سے اناج خریدنے کے لئے آئے ہیں۔"

گو یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا، لیکن اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ اُسے وہ خواب یاد آئے جو اُس نے اُن کے بارے میں دیکھے تھے۔ اُس نے کہا، "تم جاسوس ہو۔ تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کن کن جگہوں پر غیرمحفوظ ہے۔"

اُنہوں نے کہا، "جناب، ہرگز نہیں۔ آپ کے غلام غلہ خریدنے آئے ہیں۔ ہم سب ایک ہی مرد کے بیٹے ہیں۔ آپ کے خادم شریف لوگ ہیں، جاسوس نہیں ہیں۔"

لیکن یوسف نے اصرار کیا، ”نہیں، تم دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کن کن جگہوں پر غیرمحفوظ ہے۔“

اُنہوں نے عرض کی، ”آپ کے خادم کُل بارہ بھائی ہیں۔ ہم ایک ہی آدمی کے بیٹے ہیں جو کنعان میں رہتا ہے۔ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت ہمارے باپ کے پاس ہے جبکہ ایک مر گیا ہے۔“

لیکن یوسف نے اپنا الزام دہرایا، ”ایسا ہی ہے جیسا مَیں نے کہا ہے کہ تم جاسوس ہو۔ مَیں تمہاری باتیں جانچ لوں گا۔ فرعون کی حیات کی قَسم، پہلے تمہارا سب سے چھوٹا بھائی آئے، ورنہ تم اِس جگہ سے کبھی نہیں جا سکو گے۔ ایک بھائی کو اُسے لانے کے لئے بھیج دو۔ باقی سب یہاں گرفتار رہیں گے۔ پھر پتا چلے گا کہ تمہاری باتیں سچ ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو فرعون کی حیات کی قَسم، اِس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم جاسوس ہو۔“

یہ کہہ کر یوسف نے اُنہیں تین دن کے لئے قیدخانے میں ڈال دیا۔ تیسرے دن اُس نے اُن سے کہا، "مَیں اللّٰہ کا خوف مانتا ہوں، اِس لئے تم کو ایک شرط پر جیتا چھوڑوں گا۔ اگر تم واقعی شریف لوگ ہو تو ایسا کرو کہ تم میں سے ایک یہاں قیدخانے میں رہے جبکہ باقی سب اناج لے کر اپنے بھوکے گھر والوں کے پاس واپس جائیں۔ لیکن لازم ہے کہ تم اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ۔ صرف اِس سے تمہاری باتیں سچ ثابت ہوں گی اور تم موت سے بچ جاؤ گے۔"

یوسف کے بھائی راضی ہو گئے۔ وہ آپس میں کہنے لگے، "بے شک یہ ہمارے اپنے بھائی پر ظلم کی سزا ہے۔ جب وہ التجا کر رہا تھا کہ مجھ پر رحم کریں تو ہم نے اُس کی بڑی مصیبت دیکھ کر بھی اُس کی نہ سنی۔ اِس لئے یہ مصیبت ہم پر آ گئی ہے۔" اور روبن نے کہا، "کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ لڑکے پر ظلم مت کرو، لیکن تم نے

میری ایک نہ مانی۔ اب اُس کی موت کا حساب کتاب کیا جا رہا ہے۔"

اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ یوسف ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے، کیونکہ وہ مترجم کی معرفت اُن سے بات کرتا تھا۔ یہ باتیں سن کر وہ اُنہیں چھوڑ کر رونے لگا۔ پھر وہ سنبھل کر واپس آیا۔ اُس نے شمعون کو چن کر اُسے اُن کے سامنے ہی باندھ لیا۔

یوسف کے بھائی کنعان واپس جاتے ہیں

یوسف نے حکم دیا کہ ملازم اُن کی بوریاں اناج سے بھر کر ہر ایک بھائی کے پیسے اُس کی بوری میں واپس رکھ دیں اور اُنہیں سفر کے لئے کھانا بھی دیں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یوسف کے بھائی اپنے گدھوں پر اناج لاد کر روانہ ہو گئے۔

جب وہ رات کے لئے کسی جگہ پر ٹھہرے تو ایک بھائی نے اپنے گدھے کے لئے چارا نکالنے کی غرض سے اپنی بوری کھولی تو دیکھا کہ بوری کے منہ میں اُس کے پیسے پڑے ہیں۔ اُس نے اپنے

بھائیوں سے کہا، ”میرے پیسے واپس کر دیئے گئے ہیں! وہ میری بوری میں ہیں۔“

یہ دیکھ کر اُن کے ہوش اُڑ گئے۔ کانپتے ہوئے وہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور کہنے لگے، ”یہ کیا ہے جو اللہ نے ہمارے ساتھ کیا ہے؟“

ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے اُسے سب کچھ سنایا جو اُن کے ساتھ ہوا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”اُس ملک کے مالک نے بڑی سختی سے ہمارے ساتھ بات کی۔ اُس نے ہمیں جاسوس قرار دیا۔ لیکن ہم نے اُس سے کہا، ’ہم جاسوس نہیں بلکہ شریف لوگ ہیں۔ ہم بارہ بھائی ہیں، ایک ہی باپ کے بیٹے۔ ایک تو مر گیا جبکہ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت کنعان میں باپ کے پاس ہے۔‘ پھر اُس ملک کے مالک نے ہم سے کہا، ’اِس سے مجھے پتا چلے گا کہ تم شریف لوگ ہو کہ ایک بھائی کو میرے پاس چھوڑ دو اور اپنے بھوکے گھر والوں کے لئے خوراک لے کر چلے جاؤ۔ لیکن اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ

تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تم جاسوس نہیں بلکہ شریف لوگ ہو۔ پھر مَیں تم کو تمہارا بھائی واپس کر دوں گا اور تم اِس ملک میں آزادی سے تجارت کر سکو گے‘۔“

اُنہوں نے اپنی بوریوں سے اناج نکال دیا تو دیکھا کہ ہر ایک کی بوری میں اُس کے پیسوں کی تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ یہ پیسے دیکھ کر وہ خود اور اُن کا باپ ڈر گئے۔ اُن کے باپ نے اُن سے کہا، ”تم نے مجھے میرے بچوں سے محروم کر دیا ہے۔ یوسف نہیں رہا، شمعون بھی نہیں رہا اور اب تم بن یمین کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتے ہو۔ سب کچھ میرے خلاف ہے۔“

پھر روبن بول اُٹھا، ”اگر مَیں اُسے سلامتی سے آپ کے پاس واپس نہ پہنچاؤں تو آپ میرے دو بیٹوں کو سزائے موت دے سکتے ہیں۔ اُسے میرے سپرد کریں تو مَیں اُسے واپس لے آؤں گا۔“

لیکن یعقوب نے کہا، ”میرا بیٹا تمہارے ساتھ جانے کا نہیں۔ کیونکہ اُس کا بھائی مر گیا ہے اور وہ اکیلا ہی رہ گیا ہے۔ اگر اُس

کو راستے میں جانی نقصان پہنچے تو تم مجھ بوڑھے کو غم کے مارے پاتال میں پہنچاؤ گے۔“

بن یمین کے ہمراہ دوسرا سفر

کال نے زور پکڑا۔ جب مصر سے لایا گیا اناج ختم ہو گیا تو یعقوب نے کہا، ”اب واپس جا کر ہمارے لئے کچھ اَور غلہ خرید لاؤ۔“

لیکن یہوداہ نے کہا، ”اُس مرد نے سختی سے کہا تھا، ’تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آ سکتے ہو کہ تمہارا بھائی ساتھ ہو۔‘ اگر آپ ہمارے بھائی کو ساتھ بھیجیں تو پھر ہم جا کر آپ کے لئے غلہ خریدیں گے ورنہ نہیں۔ کیونکہ اُس آدمی نے کہا تھا کہ ہم صرف اِس صورت میں اُس کے پاس آ سکتے ہیں کہ ہمارا بھائی ساتھ ہو۔“

یعقوب نے کہا، ”تم نے اُسے کیوں بتایا کہ ہمارا ایک اَور بھائی بھی ہے؟ اِس سے تم نے مجھے بڑی مصیبت میں ڈال دیا ہے۔“

اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ آدمی ہمارے اور ہمارے خاندان کے بارے میں پوچھتا رہا، ’کیا تمہارا باپ اب تک زندہ ہے؟ کیا

تمہارا کوئی اَور بھائی ہے؟‘ پھر ہمیں جواب دینا پڑا۔ ہمیں کیا پتا تھا کہ وہ ہمیں اپنے بھائی کو ساتھ لانے کو کہے گا۔“

پھر یہوداہ نے باپ سے کہا، ”لڑکے کو میرے ساتھ بھیج دیں تو ہم ابھی روانہ ہو جائیں گے۔ ورنہ آپ، ہمارے بچے بلکہ ہم سب بھوکے مر جائیں گے۔ مَیں خود اُس کا ضامن ہوں گا۔ آپ مجھے اُس کی جان کا ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں۔ اگر مَیں اُسے سلامتی سے واپس نہ پہنچاؤں تو پھر مَیں زندگی کے آخر تک قصوروار ٹھہروں گا۔ جتنی دیر تک ہم جھجکتے رہے ہیں اُتنی دیر میں تو ہم دو دفعہ مصر جا کر واپس آ سکتے تھے۔“

تب اُن کے باپ اسرائیل نے کہا، ”اگر اَور کوئی صورت نہیں تو اِس ملک کی بہترین پیداوار میں سے کچھ تحفے کے طور پر لے کر اُس آدمی کو دے دو یعنی کچھ بلسان، شہد، لادن، مُر، پستہ اور بادام۔ اپنے ساتھ دُگنی رقم لے کر جاؤ، کیونکہ تمہیں وہ پیسے واپس کرنے ہیں جو تمہاری بوریوں میں رکھے گئے تھے۔ شاید کسی

سے غلطی ہوئی ہو۔ اپنے بھائی کو لے کر سیدھے واپس پہنچنا۔ اللہ قادرِ مطلق کرے کہ یہ آدمی تم پر رحم کر کے بن یمین اور تمہارے دوسرے بھائی کو واپس بھیجے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مجھے اپنے بچوں سے محروم ہونا ہے تو ایسا ہی ہو۔"

چنانچہ وہ تحفے، دُگنی رقم اور بن یمین کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ مصر پہنچ کر وہ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے۔ جب یوسف نے بن یمین کو اُن کے ساتھ دیکھا تو اُس نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، "اِن آدمیوں کو میرے گھر لے جاؤ تاکہ وہ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ جانور کو ذبح کر کے کھانا تیار کرو۔"

ملازم نے ایسا ہی کیا اور بھائیوں کو یوسف کے گھر لے گیا۔ جب اُنہیں اُس کے گھر پہنچایا جا رہا تھا تو وہ ڈر کر سوچنے لگے، "ہمیں اُن پیسوں کے سبب سے یہاں لایا جا رہا ہے جو پہلی دفعہ ہماری بوریوں میں واپس کئے گئے تھے۔ وہ ہم پر اچانک حملہ کر کے ہمارے گدھے چھین لیں گے اور ہمیں غلام بنا لیں گے۔"

اِس لئے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اُنہوں نے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”جنابِ عالی، ہماری بات سن لیجئے۔ اِس سے پہلے ہم اناج خریدنے کے لئے یہاں آئے تھے۔ لیکن جب ہم یہاں سے روانہ ہو کر راستے میں رات کے لئے ٹھہرے تو ہم نے اپنی بوریاں کھول کر دیکھا کہ ہر بوری کے منہ میں ہمارے پیسوں کی پوری رقم پڑی ہے۔ ہم یہ پیسے واپس لے آئے ہیں۔ نیز، ہم مزید خوراک خریدنے کے لئے اَور پیسے لے آئے ہیں۔ خدا جانے کس نے ہمارے یہ پیسے ہماری بوریوں میں رکھ دیئے۔“

ملازم نے کہا، ”فکر نہ کریں۔ مت ڈریں۔ آپ کے اور آپ کے باپ کے خدا نے آپ کے لئے آپ کی بوریوں میں یہ خزانہ رکھا ہو گا۔ بہرحال مجھے آپ کے پیسے مل گئے ہیں۔“

ملازم شمعون کو اُن کے پاس باہر لے آیا۔ پھر اُس نے بھائیوں کو یوسف کے گھر میں لے جا کر اُنہیں پاؤں دھونے کے لئے پانی اور

گدھوں کو چارا دیا۔ اُنھوں نے اپنے تحفے تیار رکھے، کیونکہ اُنہیں بتایا گیا، "یوسف دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ ہی کھائے گا۔"

جب یوسف گھر پہنچا تو وہ اپنے تحفے لے کر اُس کے سامنے آئے اور منہ کے بل جھک گئے۔ اُس نے اُن سے خیریت دریافت کی اور پھر کہا، "تم نے اپنے بوڑھے باپ کا ذکر کیا۔ کیا وہ ٹھیک ہیں؟ کیا وہ اب تک زندہ ہیں؟"

اُنھوں نے جواب دیا، "جی، آپ کے خادم ہمارے باپ اب تک زندہ ہیں۔" وہ دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔

جب یوسف نے اپنے سگے بھائی بن یمین کو دیکھا تو اُس نے کہا، "کیا یہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا؟ بیٹا، اللہ کی نظرِ کرم تم پر ہو۔" یوسف اپنے بھائی کو دیکھ کر اِتنا متاثر ہوا کہ وہ رونے کو تھا، اِس لئے وہ جلدی سے وہاں سے نکل کر اپنے سونے کے کمرے میں گیا اور رو پڑا۔ پھر وہ اپنا منہ دھو کر

واپس آیا۔ اپنے آپ پر قابو پا کر اُس نے حکم دیا کہ نوکر کھانا لے آئیں۔

نوکروں نے یوسف کے لئے کھانے کا الگ انتظام کیا اور بھائیوں کے لئے الگ۔ مصریوں کے لئے بھی کھانے کا الگ انتظام تھا، کیونکہ عبرانیوں کے ساتھ کھانا کھانا اُن کی نظر میں قابلِ نفرت تھا۔ بھائیوں کو اُن کی عمر کی ترتیب کے مطابق یوسف کے سامنے بٹھایا گیا۔ یہ دیکھ کر بھائی نہایت حیران ہوئے۔ نوکروں نے اُنہیں یوسف کی میز پر سے کھانا لے کر کھلایا۔ لیکن بن یمین کو دوسروں کی نسبت پانچ گُنا زیادہ ملا۔ یوں اُنہوں نے یوسف کے ساتھ جی بھر کر کھایا اور پیا۔

گم شدہ پیالہ

یوسف نے گھر پر مقرر ملازم کو حکم دیا، ”اُن مردوں کی بوریاں خوراک سے اِتنی بھر دینا جتنی وہ اُٹھا کر لے جا سکیں۔ ہر ایک کے پیسے اُس کی اپنی بوری کے منہ میں رکھ دینا۔ سب سے چھوٹے بھائی

کی بوری میں نہ صرف پیسے بلکہ میرے چاندی کے پیالے کو بھی رکھ دینا۔“ ملازم نے ایسا ہی کیا۔

اگلی صبح جب پَو پھٹنے لگی تو بھائیوں کو اُن کے گدھوں سمیت رُخصت کر دیا گیا۔ وہ ابھی شہر سے نکل کر دُور نہیں گئے تھے کہ یوسف نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”جلدی کرو۔ اُن آدمیوں کا تعاقب کرو۔ اُن کے پاس پہنچ کر یہ پوچھنا، ’آپ نے ہماری بھلائی کے جواب میں غلط کام کیوں کیا ہے؟ آپ نے میرے مالک کا چاندی کا پیالہ کیوں چُرایا ہے؟ اُس سے وہ نہ صرف پیتے ہیں بلکہ اُسے غیب دانی کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ ایک نہایت سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں‘۔“

جب ملازم بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُس نے اُن سے یہی باتیں کیں۔ جواب میں اُنہوں نے کہا، ”ہمارے مالک ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کے خادم ایسا کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ہم ملکِ کنعان سے وہ پیسے واپس لے آئے

جو ہماری بوریوں میں تھے۔ تو پھر ہم کیوں آپ کے مالک کے گھر سے چاندی یا سونا چُرائیں گے؟ اگر وہ آپ کے خادموں میں سے کسی کے پاس مل جائے تو اُسے مار ڈالا جائے اور باقی سب آپ کے غلام بنیں۔“

ملازم نے کہا، ”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ لیکن صرف وہی میرا غلام بنے گا جس نے پیالہ چُرایا ہے۔ باقی سب آزاد ہیں۔“ اُنہوں نے جلدی سے اپنی بوریاں اُتار کر زمین پر رکھ دیں۔ ہر ایک نے اپنی بوری کھول دی۔ ملازم بوریوں کی تلاشی لینے لگا۔ وہ بڑے بھائی سے شروع کر کے آخرکار سب سے چھوٹے بھائی تک پہنچ گیا۔ اور وہاں بن یمین کی بوری میں سے پیالہ نکلا۔ بھائیوں نے یہ دیکھ کر پریشانی میں اپنے لباس پھاڑ لئے۔ وہ اپنے گدھوں کو دوبارہ لاد کر شہر واپس آ گئے۔

جب یہوداہ اور اُس کے بھائی یوسف کے گھر پہنچے تو وہ ابھی وہیں تھا۔ وہ اُس کے سامنے منہ کے بل گر گئے۔ یوسف نے کہا، ”یہ

تم نے کیا کِیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مجھ جیسا آدمی غیب کا علم رکھتا ہے؟“

یہوداہ نے کہا، ”جنابِ عالی، ہم کیا کہیں؟ اب ہم اپنے دفاع میں کیا کہیں؟ اللہ ہی نے ہمیں قصوروار ٹھہرایا ہے۔ اب ہم سب آپ کے غلام ہیں، نہ صرف وہ جس کے پاس سے پیالہ مل گیا۔“

یوسف نے کہا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں ایسا کروں، بلکہ صرف وہی میرا غلام ہو گا جس کے پاس پیالہ تھا۔ باقی سب سلامتی سے اپنے باپ کے پاس واپس چلے جائیں۔“

یہوداہ بن یمین کی سفارش کرتا ہے

لیکن یہوداہ نے یوسف کے قریب آ کر کہا، ”میرے مالک، مہربانی کر کے اپنے بندے کو ایک بات کرنے کی اجازت دیں۔ مجھ پر غصہ نہ کریں اگرچہ آپ مصر کے بادشاہ جیسے ہیں۔ جنابِ عالی، آپ نے ہم سے پوچھا، ’کیا تمہارا باپ یا کوئی اَور بھائی ہے؟‘ ہم نے جواب دیا، ’ہمارا باپ ہے۔ وہ بوڑھا ہے۔ ہمارا ایک

چھوٹا بھائی بھی ہے جو اُس وقت پیدا ہوا جب ہمارا باپ عمر رسیدہ تھا۔ اُس لڑکے کا بھائی مر چکا ہے۔ اُس کی ماں کے صرف یہ دو بیٹے پیدا ہوئے۔ اب وہ اکیلا ہی رہ گیا ہے۔ اُس کا باپ اُسے شدت سے پیار کرتا ہے۔' جنابِ عالی، آپ نے ہمیں بتایا، 'اُسے یہاں لے آؤ تاکہ مَیں خود اُسے دیکھ سکوں۔' ہم نے جواب دیا، 'یہ لڑکا اپنے باپ کو چھوڑ نہیں سکتا، ورنہ اُس کا باپ مر جائے گا۔' پھر آپ نے کہا، 'تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آسکو گے کہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی تمہارے ساتھ ہو۔' جب ہم اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو ہم نے اُنہیں سب کچھ بتایا جو آپ نے کہا تھا۔ پھر اُنہوں نے ہم سے کہا، 'مصر لوٹ کر کچھ غلہ خرید لاؤ۔' ہم نے جواب دیا، 'ہم جا نہیں سکتے۔ ہم صرف اِس صورت میں اُس مرد کے پاس جا سکتے ہیں کہ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ساتھ ہو۔ ہم تب ہی جا سکتے ہیں جب وہ بھی ہمارے ساتھ چلے۔' ہمارے باپ نے ہم سے کہا، 'تم جانتے ہو کہ میری بیوی راخل سے

میرے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ پہلا مجھے چھوڑ چکا ہے۔ کسی جنگلی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہو گا، کیونکہ اُسی وقت سے مَیں نے اُسے نہیں دیکھا۔ اگر اِس کو بھی مجھ سے لے جانے کی وجہ سے جانی نقصان پہنچے تو تم مجھ بوڑھے کو غم کے مارے پاتال میں پہنچاؤ گے‘۔“

یہوداہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”جنابِ عالی، اب اگر مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں اور وہ دیکھیں کہ لڑکا میرے ساتھ نہیں ہے تو وہ دم توڑ دیں گے۔ اُن کی زندگی اِس قدر لڑکے کی زندگی پر منحصر ہے اور وہ اِتنے بوڑھے ہیں کہ ہم ایسی حرکت سے اُنہیں قبر تک پہنچا دیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں نے باپ سے کہا، ’مَیں خود اِس کا ضامن ہوں گا۔ اگر مَیں اِسے سلامتی سے واپس نہ پہنچاؤں تو پھر مَیں زندگی کے آخر تک قصوروار ٹھہروں گا۔‘ اب اپنے خادم کی گزارش سنیں۔ مَیں یہاں رہ کر اِس لڑکے کی جگہ غلام بن جاتا ہوں، اور وہ دوسرے بھائیوں کے ساتھ واپس چلا جائے۔ اگر لڑکا میرے ساتھ نہ ہوا تو مَیں کس طرح اپنے باپ کو منہ دکھا سکتا

ہوں؟ مَیں برداشت نہیں کر سکوں گا کہ وہ اِس مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔“

یوسف اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے

یہ سن کر یوسف اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ اُس نے اونچی آواز سے حکم دیا کہ تمام ملازم کمرے سے نکل جائیں۔ کوئی اَور شخص کمرے میں نہیں تھا جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو بتایا کہ وہ کون ہے۔ وہ اِتنے زور سے رو پڑا کہ مصریوں نے اُس کی آواز سنی اور فرعون کے گھرانے کو پتا چل گیا۔ یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں یوسف ہوں۔ کیا میرا باپ اب تک زندہ ہے؟“
لیکن اُس کے بھائی یہ سن کر اِتنے گھبرا گئے کہ وہ جواب نہ دے سکے۔ پھر یوسف نے کہا، ”میرے قریب آؤ۔“ وہ قریب آئے تو اُس نے کہا، ”مَیں تمہارا بھائی یوسف ہوں جسے تم نے بیچ کر مصر بھجوایا۔ اب میری بات سنو۔ نہ گھبراؤ اور نہ اپنے آپ کو الزام دو کہ ہم نے یوسف کو بیچ دیا۔ اصل میں اللہ نے خود مجھے تمہارے آگے

یہاں بھیج دیا تاکہ ہم سب بچے رہیں۔ یہ کال کا دوسرا سال ہے۔
پانچ اَور سال کے دوران نہ ہل چلے گا، نہ فصل کٹے گی۔ اللہ نے
مجھے تمہارے آگے بھیجا تاکہ دنیا میں تمہارا ایک بچا کھچا حصہ محفوظ
رہے اور تمہاری جان ایک بڑی مخلصی کی معرفت چھوٹ جائے۔
چنانچہ تم نے مجھے یہاں نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے۔ اُس نے مجھے فرعون
کا باپ، اُس کے پورے گھرانے کا مالک اور مصر کا حاکم بنا دیا
ہے۔ اب جلدی سے میرے باپ کے پاس واپس جا کر اُن سے
کہو، 'آپ کا بیٹا یوسف آپ کو اطلاع دیتا ہے کہ اللہ نے مجھے
مصر کا مالک بنا دیا ہے۔ میرے پاس آ جائیں، دیر نہ کریں۔ آپ
جشن کے علاقے میں رہ سکتے ہیں۔ وہاں آپ میرے قریب ہوں
گے، آپ، آپ کی آل اولاد، گائے بَیل، بھیڑبکریاں اور جو کچھ
بھی آپ کا ہے۔ وہاں مَیں آپ کی ضروریات پوری کروں گا،
کیونکہ کال کو ابھی پانچ سال اَور لگیں گے۔ ورنہ آپ، آپ کے
گھر والے اور جو بھی آپ کے ہیں بدحال ہو جائیں گے۔' تم

خود اور میرا بھائی بن یمین دیکھ سکتے ہو کہ مَیں یوسف ہی ہوں جو تمہارے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ میرے باپ کو مصر میں میرے اثر و رسوخ کے بارے میں اطلاع دو۔ اُنہیں سب کچھ بتاؤ جو تم نے دیکھا ہے۔ پھر جلد ہی میرے باپ کو یہاں لے آؤ۔“

یہ کہہ کر وہ اپنے بھائی بن یمین کو گلے لگا کر رو پڑا۔ بن یمین بھی اُس کے گلے لگ کر رونے لگا۔ پھر یوسف نے روتے ہوئے اپنے ہر ایک بھائی کو بوسہ دیا۔ اِس کے بعد اُس کے بھائی اُس کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔

جب یہ خبر بادشاہ کے محل تک پہنچی کہ یوسف کے بھائی آئے ہیں تو فرعون اور اُس کے تمام افسران خوش ہوئے۔ اُس نے یوسف سے کہا، ”اپنے بھائیوں کو بتا کہ اپنے جانوروں پر غلہ لاد کر ملکِ کنعان واپس چلے جاؤ۔ وہاں اپنے باپ اور خاندانوں کو لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ مَیں تم کو مصر کی سب سے اچھی زمین دے دوں گا، اور تم اِس ملک کی بہترین پیداوار کھا سکو گے۔ اُنہیں یہ

ہدایت بھی دے کہ اپنے بال بچوں کے لئے مصر سے گاڑیاں لے جاؤ اور اپنے باپ کو بھی بٹھا کر یہاں لے آؤ۔ اپنے مال کی زیادہ فکر نہ کرو، کیونکہ تمہیں ملکِ مصر کا بہترین مال ملے گا۔"

یوسف کے بھائیوں نے ایسا ہی کیا۔ [...] وہ مصر سے روانہ ہو کر ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا، "یوسف زندہ ہے! وہ پورے مصر کا حاکم ہے۔" لیکن یعقوب ہکا بکا رہ گیا، کیونکہ اُسے یقین نہ آیا۔ تاہم اُنہوں نے اُسے سب کچھ بتایا جو یوسف نے اُن سے کہا تھا، اور اُس نے خود وہ گاڑیاں دیکھیں جو یوسف نے اُسے مصر لے جانے کے لئے بھجوا دی تھیں۔

پھر یعقوب کی جان میں جان آ گئی، اور اُس نے کہا، "میرا بیٹا یوسف زندہ ہے! یہی کافی ہے۔ مرنے سے پہلے مَیں جا کر اُس سے ملوں گا۔" [...]

یعقوب اور اُس کا خاندان مصر میں

جب وہ وہاں پہنچے تو یوسف اپنے رتھ پر سوار ہو کر اپنے باپ سے ملنے کے لئے جشن گیا۔ اُسے دیکھ کر وہ اُس کے گلے لگ کر کافی دیر روتا رہا۔ یعقوب نے یوسف سے کہا، ”اب مَیں مرنے کے لئے تیار ہوں، کیونکہ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ تُو زندہ ہے۔“

[...]

پھر یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو مصر میں آباد کیا۔ اُس نے اُنہیں رعمسیس کے علاقے میں بہترین زمین دی جس طرح بادشاہ نے حکم دیا تھا۔ یوسف اپنے باپ کے پورے گھرانے کو خوراک مہیا کرتا رہا۔ ہر خاندان کو اُس کے بچوں کی تعداد کے مطابق خوراک ملتی رہی۔ [...]

یعقوب کا انتقال

یعقوب 17 سال مصر میں رہا۔ وہ 147 سال کا تھا جب فوت ہوا۔

[...]

یوسف اپنے بھائیوں کو تسلی دیتا ہے

جب یعقوب انتقال کر گیا تو یوسف کے بھائی ڈر گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”خطرہ ہے کہ اب یوسف ہمارا تعاقب کر کے اُس غلط کام کا بدلہ لے جو ہم نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ پھر کیا ہو گا؟“ یہ سوچ کر اُنہوں نے یوسف کو خبر بھیجی، ”آپ کے باپ نے مرنے سے پیشتر ہدایت دی کہ یوسف کو بتانا، 'اپنے بھائیوں کے اُس غلط کام کو معاف کر دینا جو اُنہوں نے تمہارے ساتھ کیا۔' اب ہمیں جو آپ کے باپ کے خدا کے پیروکار ہیں معاف کر دیں۔“

یہ خبر سن کر یوسف رو پڑا۔ پھر اُس کے بھائی خود آئے اور اُس کے سامنے گر گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”ہم آپ کے خادم ہیں۔“ لیکن یوسف نے کہا، ”مت ڈرو۔ کیا مَیں اللہ کی جگہ ہوں؟ ہرگز نہیں! تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اللہ نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔ اور اب اِس کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ موت سے بچ رہے ہیں۔ چنانچہ اب ڈرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ مَیں تمہیں اور تمہارے بچوں کو خوراک مہیا کرتا رہوں گا۔“ یوں یوسف نے اُنہیں تسلی دی اور اُن سے نرمی سے بات کی۔